

سنہ ۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
फ़ीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
M.B. Khan Artist Lucknow

پانچسو روپیہ انعام

ساماکی خانی بادی سفید داغ یعنی برص کی عجیب لاثانی تیر بہدف دوا آرام۔

اگر سیکڑوں حکیموں، ڈاکٹروں، ویدوں، اشتہار بازوں کا علاج کرکے مایوس ہو چکے ہوں۔ تو ہماری دوائی کا استعمال کرکے صحت حاصل کریں۔ اسکو بیکار ثابت کرنے پر پانچسو روپیہ انعام۔ یقین نہ ہو تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک آزمائشی ... منگائیں۔ قیمت صرف دو روپے (عہ)

اکمل کشور نام نمبر ۱۰ پوسٹ کنڑی سرائے گیا

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مجرل حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عجب و دلچسپ نظم ہے جسمیں اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھایئے قیمت فی جلد ۸ر محصول ڈاک بیجد ہیئے۔ وی پی اور منی آرڈر سے جمع صحیح ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت سنہ ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ ماسوا اسکے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔

اودھ پنچ ہر دلعزیز پرچہ ہے۔ اسمیں اشتہار دے کے فائدہ اٹھایئے۔

"منیجر"

چند دلچسپ نظم کتابیں

ان کتابوں کی زبان عام فہم سلیس اور ... ہر جگہ کے طالب علموں نے پسند کی ہیں ... [illegible] ... بچوں کے ... سے شوق رکھنا چاہئے ... [illegible]

بچوں کے لئے ... ایک نظم ... [illegible]

بچوں کے کام ... یہ بھی دو سو صفحہ کی کتاب ہے ... [illegible]

بچوں کو سکھانے کے لئے ... قیمت ....

ریحانستان (۲۳۰) صفحات کا مجموعہ مختلف بحروں میں شائع ہے۔ ۱۰ وال قیمت ....

دلچسپ نظمیں۔ بچوں کی ... [illegible] ... قیمت ....

مفید نظمیں ... [illegible] ... قیمت ....

[illegible] ... جناب ... [illegible] ... لکھنؤ ... [illegible]

المشتہر

ناظم انصاری الیوبا ... [illegible]

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ ... [illegible] ... اودھ پنچ ... [illegible] ... سودوں کی طرح بنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ ... [illegible] ... کرتے ہیں اور گرم ... اودھ پنچ ... [illegible] ... سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی ... [illegible] ... بلکہ ... [illegible] ... تاریخی واقعات، ... [illegible] ... انشاء اللہ سال بھر کے پرچے ... آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کرایہ شاگردان مدارس کے ساتھ ... [illegible] ... سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کیجائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) طالبان ... [illegible] ... قیمت ... [illegible] ... سالانہ خریداروں سے قیمت ... [illegible] ... ایک سال کے لئے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرادیں۔ ... [illegible] ... فائدہ اٹھائیں ... [illegible] ... خلاف ... ہے۔

(۴) ... [illegible] ... صاحب ... [illegible] ... ہم ... [illegible] ... ہزاروں خریداروں کے ... [illegible] ... عادت کا علاج یہی ہے ... [illegible] ... آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ... [illegible] ... مقصود نہیں ہے لہذا اعتراض نہیں ہوتا۔

(۵) ... [illegible] ... اودھ پنچ کی ... پالیسی کے مطابق ہونگے ... [illegible] ... ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۶) ... [illegible] ... کسی شخص ... [illegible] ... جو حضرات خریدار ... [illegible] ... ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۶ • نمبر ۱۹

مضامین پنچ

۶ جون ۱۹۳۱ء

بے میل اُردو

کیوں گرو جی، ایک بات نہیں سمجھا کہ یہ آپ کی سیتی کے پڑے ہے تھے بات کا بتنگڑ کیوں بنا دیتے ہیں اور جہاں کسی کے منہ سے کوئی بات نکلی آپ اس پر بگڑ کیوں جاتے ہیں۔ میں نے تو ایک بات کہی تھی کہ یہ جو آپ بے میل اُردو لکھتے ہیں اس سے اس بھاشا کے دائرہ وسیع ہونے کے نہیں۔ کوئی کام کیوں نہ ہو وہ اسی لیے کیا جاتا ہے کہ اوروں کا بھلا ہو۔ اور وہ بھی اسے کریں۔ پر وہ کام جو ایسا ہو کہ آپ ہی اس کے کرتا دھرتا ہوں اور آپ ہی اس کے سمجھنے والے ہوں، تو اپنے بالکوں کے گھروندے سے بنانے سے لابھ کیا ہے جو کسی کا تھان اور ستھان نہیں ہیں نہ مرگھٹ اور مسان۔

یہ تو ایسی بے میل بولی بولنے والے سے کسی نے نہیں کہا کہ آپ اپنی بولی میں ہندی کے بول کیسے ہی نہیں کہتا ہوں یہ چاہتا تھا کہ ایسی بولی نہ بولیے جس میں وہ بول ہی نہ آنے پائیں جو اس بھاشا کا سنگار ہیں۔ ہاں میں یہ بات مانتا ہوں کہ آج کل جو ہمارا نقالاً شعرا میں زیادہ تر ایسے مسلمان ہیں جو زبان پر قطعاً عبور نہیں رکھتے اور اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے خاص اُردو کے الفاظ ترک کر کے عربی و فارسی کے غیر مانوس اور عجیب الہیئت الفاظ اور ان کی بے جوڑ ترکیبوں سے کام لیتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے کہ بے میل اُردو لکھنے والے ہمارے ہی ہیں؛ انھیں متروک اور مردہ الفاظ کو پھر سے زندہ کر رہے ہیں؟!

پر کسی نے نہیں کہا کہ آپ انھیں جلائیے نہیں کہتا ہے کہ انھیں جلانے کے لیے آپ ان بولیوں کا لہو نہ بہائیے جن کے بنا اُردو زندہ رہی ہے اور ہو جائے گی۔ کس نے کہا کہ جس جگہ ہندی بولوں سے کام نکلتا ہو آپ انھیں بے کھٹکے کام میں نہ لائیں۔ یہ فارسی اور عربی کو بھول تو جائیے سمجھ میں نہیں آتا کہ ماما سعدی کی سیکھ ایسے لڑکے کو کیسے سمجھاؤں کہ کبت

نہ اتنا کھا کہ جائے بھی نہ نکلا
نہ اتنا کم کہ جیو دوبھر ہی جینا

ہمارے بڑکوں نے جو بول چھوڑ دیے انھیں پھر کام میں لینا بڑوں کی باتوں کو بُرا سمجھنا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اپنی اس بولی کو خاص اُردو بے میل اُردو اور نرل اُردو کیوں کہتے ہیں اور کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کوئی کہے کہ بے میل پنچ میل وال اسے آپ جوں سی چاہے ہندی کہہ سکتے ہیں۔

اچھا یہ بھی ایسی اُردو لکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسی بولی بولنے میں انھیں کتنی کھوٹیں کرنا پڑتی ہیں؟ یہ پڑھیے تو سہی:

کتنی تھیں سامنے [illegible] کے تو تہی وہ تھیں
[illegible] ہو کر اور [illegible] ہی [illegible] پانی

[illegible] پوچھنا چاہتا ہوں کیا اردو کا بول ہے؟ کہ ہندی اور فارسی دونوں میں کام لیا جاتا ہے؟ [illegible] پوچھتا ہوں وہ کہیں [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] بہت [illegible]

شرمانا۔ اُردو کی گرو ہے جو [illegible] ہے تو وہ فارسی بول اس کا ٹھیٹھ ہندی لگایا ہے۔ میں نے جو بول جانا کہا تھا اسے گرو جی نے مجھے چھیڑا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شرمانا کو وہ کیا کہتے ہیں اور سنیے:۔

آپ بھی ہو گئے گھر سے پھر سنبھل کر تیار
لے لیا لوٹے میں جتنا سما یا پانی

کیا اچھا جب وقت سے لکھیں تو وہ نرل اُردو ہے؟ اور لوٹے کا بول بھی کتنا ٹھیک ٹھیک بیٹھا ہے جیسے انگوٹھی میں ہیرا جڑا ہے۔ بگڑنے سے گھبرانے والے اور ہوں گے میں ہاتھ جوڑ کے ان نرل اُردو لکھنے والے مہاشے سے پوچھنا چاہتا ہوں تو کیا میر نفیس سے بڑھ کر اور [illegible] ٹھیٹھ اور [illegible] ہے کہ ظاہر ہے کسی کے یہاں سے یہ بول مجھے نکال دیں۔ تو میں مان لوں گا۔ آپ بڑا مانیں کہ بھلا میں تو اسے بولی کا بگاڑ ہی کہوں گا۔ کیوں جی پنچ! آپ کیوں چوک گئے؟ نہیں کیا وہ لوٹا بھی تھا جس میں [illegible] پانی بھر کر فراغت ندی سے نکلے؟ کیا مشک کا اُردو ترجمہ لوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ اور کیا یہ شوک گیت [illegible] کی بھاشا ہے۔ اور پھر کہا کیا جاتا ہے کہ ہم تو ان فطری یا خود رو شعرا کو اس کے معنی اور محل استعمال بتا سکتے ہیں! کیا اچھا ہو کہ ہمارا ودھیا گرو سید حسن ایک دن یا پنچ کسی دیا کھیا [illegible] میں کہیں کہ پیاسے سا ونت تھے۔

لے لیا لوٹے میں جتنا سما یا پانی

تو کبھی آپ نے یہ کان خوری اور [illegible] لوٹی اُردو یا بھیوری اُردو اور گنوار ہی اُردو!

پھر کہتا ہوں اور ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں کہ آپ بیچ کا راستا لیجیے۔ نہ آتی ہنسات سے عربی اور فارسی کی ٹھونس ٹھانس کیجیے کہ آپ کی بولی زیر ہو جائے اور نہ اس میں ہندی کی گھسیٹم گھساٹ کی کہ اردو ہی کا ناس ہو جائے۔

لکھنے والا [illegible]

حتّٰی یجیٔ الحملۃ

معروف اسکافی کا قصہ

آپ جانیے الف لیلہ کہنے کو تو ایک معمولی کتاب ہے مگر اس میں کیا کچھ موجود نہیں۔ جی سب کچھ ڈھونڈنے والوں اور الفاظ میں [illegible] نگاہ چاہیے۔

راوی کہتا ہے کہ ایک تھے میاں موچی نام تھا ان کا معروف مصر میں رہتے تھے۔ آدمی تھے نیک فطرت فرض شناس تھے مگر جورو ایسی بیوہ ملی تھی کہ توبہ بھلی۔ سمجھ لیجیے کہ جورو اس وقت کی ہندوستانی قوم تھی۔ جورو کا نام فاطمہ عُرّہ تھا۔ عُرّہ اس وجہ نام ہو گیا تھا کہ شدت سے [illegible] بدزبان فتنہ انگیز بدصورت تھی۔ خاوند بیچارے [illegible]

وہ تھا ... جو ... تھا ... کالیاں کوستے ... اور ... کی بلی ... میری ... بیتی کسی وقت ... کے ٹکڑوں کی طرح ... ہو تے ... صلوا میں ... اور ... بیٹھا ... جلا سا تھی ایسا لے تو برکت کہاں سے ہو؟ کسی دن ... زیادہ ... بی بی نے ... کہا ... کے ... دوسرے دن کے لیے ایک ... گھر میں ... رہا اور ... اتفاق سے آدمی ... ہی تو لے میرا بھائی ... کی گھر میں ... اور ... کام کرنا شروع کر دیا ... کی صدا بلند ہو گئی ... کے لیے ... آگے جھکنے ... سید ... تیلے ... کی طرح نقل ... صاحب کو بچے کی ... ہوئی مگر ... کی ... میں ... کی ... ذکر کرتے ... ایک ... بھی ... میں ... کی ... اور ... کا ... ہو جاتا کر ... صاحب ... کی ...

ایک روز بی بی ... نے فرمائش ... کی کہ میں ... کا دلیا کھاؤں گی ... آج ... سے ... اور شہد لیے آتا۔

میاں معروف ... عادت ہوئے کہ اللہ مالک ہے وہی اس مشکل کو آسان کرے گا۔ مگر بی بی خدا جانتا ہے آج میری جیب میں ... کوڑی بھی نہیں ... بی بی ... کی طرح ... کے برابر ... تیرے ... کو ... نہیں جانتی ... آج ... میری فرمائش ہے تو لے ... گھر میں ... کرو ... کروں گی ... ہو کے رہ جائے گا۔ ... میرا ... نہیں ... میاں ... اللہ کریم کہتے دکان پہ آئے اور ... تک ... گئے۔ ... کے ... خدا ... مگر اللہ ... کی مشیت میں کون دخل دے سکتا ہے ... کوئی گاہک آیا نہ مال بکا۔ ... دکان میں قفل لگا یا۔ ڈر کے مارے برا حال تھا۔ ... والے کی دکان راستے میں پڑتی تھی وہاں پہونچے ہی

بے اختیار آنسو نکلنے لگے۔ اس نے پوچھا کیا ہے استاد معروف۔ کیوں رو تے ہو ... نے جواب دیا کہ بھائی تم ... کا ... ہو گا کیسی ... کا ... مزاج ہے۔ آج اس نے دلیے اور شہد کی فرمائش کی میں تہی دست ہوں۔ ... دلیے والے نے ... کیوں ... نہیں میں ابھی دلیا دیتا ہوں مگر افسوس میرے پاس ... ہے اور قند بھی ... کی ... کچھ حرج نہیں قند اور شہد میں کوئی ایسا فرق نہیں شاہ و ... دسترخوان پر قند ... کھایا جاتا ہے ... میں خیال کرتا تھا کہ تم کو ... اور ... کی ضرورت بھی ہو گی ... سیر بھر کی ... اور ... کی ... دیکھو ... کی ... جب تمھیں خدا ... تو ... کے ... سے ... دینا۔ معروف نے یہ سامان لیا اور خوشی خوشی گھر آئے ... کی طرح ... تھی ... بھی ...

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

... مقدمہ نمبر ... خفیفہ ...
بعدالت جناب سید ... صاحب بہادر جج خفیفہ مقام ... ضلع ...
سید صادق حسین .... مدعی

بنام

شیخ عبد الکریم .... مدعا علیہ
بنام شیخ عبد الکریم ... ساکن ... ضلع فیض آباد

[illegible]

اسی ... پیش کرو۔
... حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہو گا۔
آج بتاریخ ... ماہ ... سنہ ... مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

[illegible]

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ

بعدالت جناب ... چودھری ... صاحب ... اسسٹنٹ ... ضلع ...
... ساکن ...

بنام

... ساکن ...
.... مدعا علیہ

[illegible]

... حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ ... غیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
... بتاریخ ... ماہ ... سنہ ... جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

...

بنام ...

[illegible]

... غیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
... بتاریخ ... ماہ ... سنہ ... جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

سر جھو رہی نہ۔
"ارے موئے خاشی بتا اتنی دیر کہاں لگائی ۔ لایا بھی خوانگی؟" معروف نے تمام سامان سامنے رکھا۔ دیکھتے ہی قند چھڑ کا جو دیکھ کے بی عزہ کا مزاج بگڑ گیا "ارے خدا تجھے ناپید کرے ۔ تیری ادھ بیچ جاتی جائے ۔ تیرا حلوا کھاؤں ۔ تیری ہڈیاں چباؤں ۔ تجھے یہ ہے کریں ۔ میں نے شہد کو کہا تھا تو قند چھڑ کوا لایا ۔ جب دیکھو بجز و ایمان چھوڑ دیتا ہے ۔ آگ لگاؤں تیرے منہ کو" یہ کہا اور جھاڑو اُٹھا کے میاں کے منہ پر لگا ۔ میاں نے ڈکڑا کہ سمجھایا کہ بی بی غیر بھی قرض کے ذریعے سے پوری ہوتی ورنہ آج تو آدمی کی جگہ صرف فضل الٰہی شامل حال تھا ۔ بھلا بی بی کس کی سنتی ہیں ۔ ایک گھونسا کنپٹی پر دو ہر اُسکا منہ پر رسید کیا ۔ سر پیٹا آ گئے ۔ دو دانت سڑی ہوئی کیری کی بجلی کی طرح منہ سے نکل پڑے ۔ آج میاں معروف کو بھی تھوڑا سا غصہ آ گیا اُنھوں نے چندیا پر ہلکی سی چپت رسید کر دی ۔ بیچارے کی شامت تھی ۔ پھر تو بی عزہ نے لپک کے داڑھی تھامی اور لگیں داڑھی کی رسی میں جھولا جھولنے ۔ گالیاں گانے "ارے تیرا بیٹا مر جائے ۔ تجھے موت آئے ۔ موئے منہ کے سیاہ ۔ کٹے ۔ حرامی ۔ ارے لوگو دوڑو ارے یہ مری ۔ میری ہڈیاں توڑیں ۔ میری جان نکلی" محلے والے غل غپاڑا سُن کے دوڑے ۔ ریشم سی داڑھی اس کے آہنی پنجے سے چھڑائی ۔ واقعہ سنا اور معروف کی حمایت میں زبان کھولی "خدا سے ڈر کمبخت ۔ اس بیچارے نے کوئی قصور نہیں کیا ۔ جسکی تعزیر میں داڑھی نوچی ۔ ہم سب دیکھا اور سُنا کرتے ہیں ۔ اسکے علاوہ معروف ایک غلس فقیر آدمی ہے ۔" اُس نے اتنا بھی کیا تو بہت کیا ۔ گلا دبا کے بچا دیا

کنارے ہوئے مگر عزہ پر ایسا شیطان چڑھا تھا کہ ان دنوں کے جاتے ہی اس نے پھر کھلا نکالی بیچی ولیے اور روٹی کے عوض قسم کھائی کہ اگر اس کھانے میں سے ایک دانہ بھی زبان پر رکھوں تو سور کھانے کے برابر ۔ معروف بھوک کی وجہ سے بے تاب تھا جب اتنی منت سماجت کرنے پر بھی عزہ نے کھانا نہ کھایا تو اس نے دل میں کہا "جا جہنم میں ۔ تو نہیں کھاتی تو میں لگا لگاتا ہوں ۔ ارے ہاں سنت کا مال تو



"یہ بندہ تو یوں ہی اس کشتی پر سوار ہو کے گول میز تک پہو نچے گا ۔ دیکھوں تو کون روکتا ہے"

ہے نہیں" ادھر معروف نے پارناق کر کے نوالہ بنایا ادھر بی عزہ نے کہنا شروع کیا "زہر مار کر لے نو دہنی سار ۔ سنکھیا ۔ اکھی ہیضہ ہو" ان الفاظ کی حقیقت ہی کیا ہے جو معروف کے کھانے میں حرج کرتے وہ کھاتا اور ہنستا رہا ۔ اور یہ بھی وعدہ کیا کہ انشاء اللہ کل گھر میں جتنا ہو گا لیا اور شہد بھی بی بی کے لیے مہیا کروں گا خدا کے لیے میری جان

بیچ کر غرض رات پھر جلی کٹی کو سم کاٹے اور لڑتے جھگڑتے میں بسر ہوئی صبح کو معروف دُکان کی جانب روانہ ہوا ابھی اچھی طرح بیٹھا بھی نہ تھا کہ قاضی کا پیادہ آیا اور اُس نے حکم دیا کہ چلو قاضی صاحب یاد فرماتے ہیں تمہاری بدکردار چڑیل جورو نے تمہاری شکایت کی ہے چل کے جواب دو ۔ بیچارہ حکم حاکم سے مجبور ۔ کاروبار چھوڑ کے نالش کی پیروی کو اُٹھا ۔ قاضی کی کچہری میں عجب تماشا نظر آیا ۔ بی عزہ ہاتھ پر پٹی لپیٹے گھونگٹ نکالے بیٹھی ہیں ہاتھ لٹکا کھڑی تھیں پر تمام خون کے چھلکتے پڑے ہوئے آنکھوں میں کٹوروں آنسو جھلک جھلک رو رہی ہیں ۔ یا اللہ یہ نیا شگوفہ کون سا پھوٹا ۔ قاضی نے معروف کو دیکھتے ہی ڈانٹ بتائی کہ بندہ خدا خدا سے ڈر یوں بھی کوئی اپنی بی بی کو مارتا ہے کہ لہولہان کر دیا ۔ ہاتھ توڑ ڈالا دانت اُکھاڑے ۔ قرآن میں اس قسم کی مار دھاڑ منع ہے ۔ اگر تو نے بی بی سے یہ حرکت کی ہے تو ابھی قصاص کا حکم دوں گا ساری ہیکڑی بھول جائے گا" معروف نے ہکا بکا ہو کے جواب دیا ۔ حضور اگر میں نے یہ افعال کیے ہوں تو جو جی چاہے سزا دیجیے ۔ واقعہ بالکل اسکے خلاف ہے ۔ اسے دیکھیے کنپٹی کی سمت سوجی ہوئی ہے ۔ ملاحظہ ہو منہ کی بجلی ابھی کھسی نہ پڑا ہوا ہے ۔ اس مردمار عورت کو بھلا میری کیا مجال جو کچھ کہہ سکوں ۔ مارنا تو بڑی بات ہے" پھر تمام قصہ دہرا دیا ۔ قاضی نہایت رحم دل تھا ۔ بیچ بچاؤ ایک اشرفی اپنے پاس سے دی کہ لے اور جا کے بیوی کا دہی بڑا ۔ اس مکار عورت کی فرمائش پوری کر کے راضی کر لو ۔ عزہ گھر کی راہ لی اور معروف دکان کی جانب چلے راستے میں قاضی کے پیادوں نے آگھیرا کہ واہ میاں یہاں حق ۔ سیدھی طرح دو ورنہ ابھی گلا گھونٹ کے ہم خود حاصل کر لیں گے ۔ معروف نے ناک

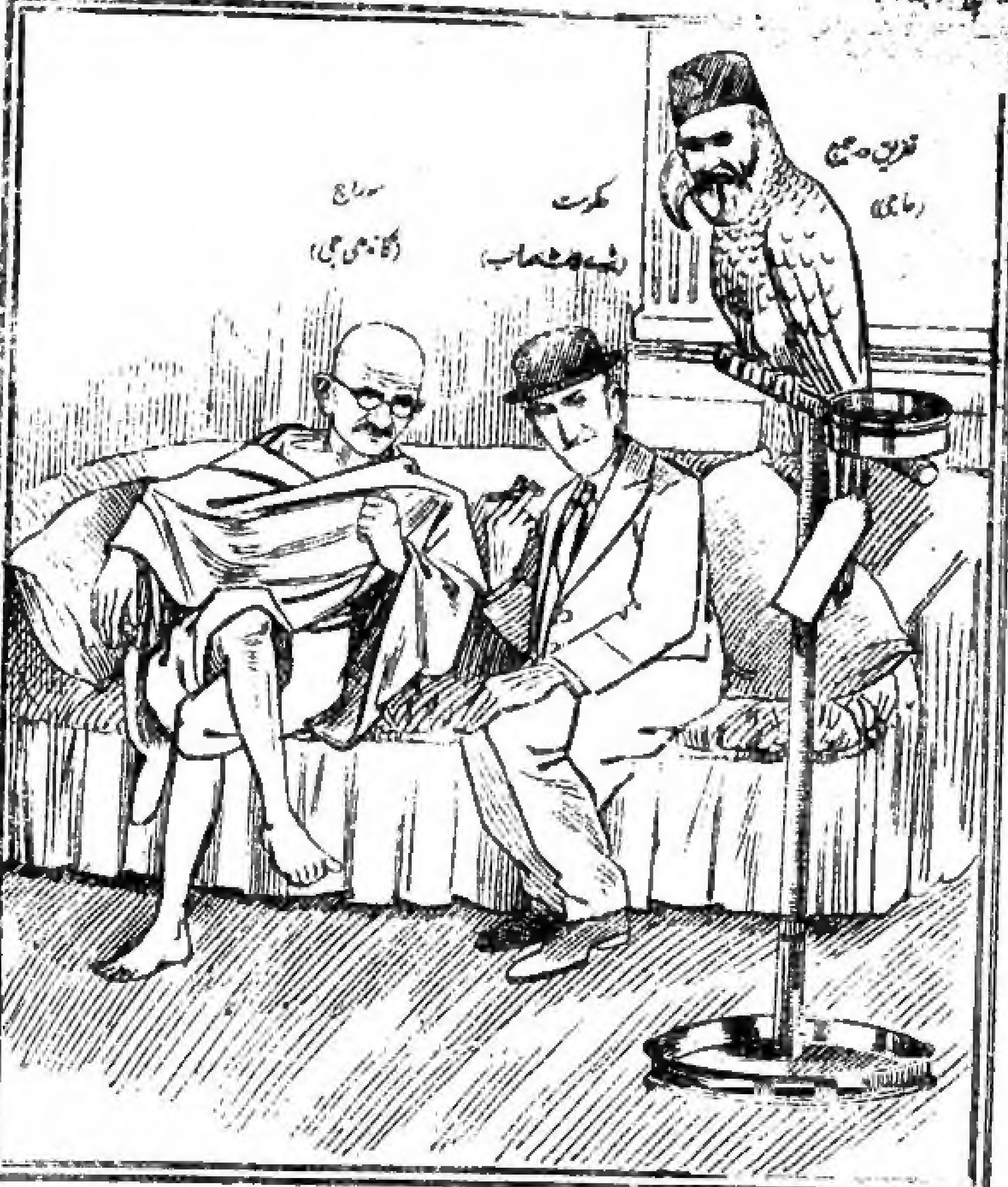
...ت، ہاجرت کی کہ میں غریب آدمی ہوں تم نے دیکھا
... قاضی صاحب نے ہم دونوں کے ایک فرقی میں پیٹ
کے وہی جلایا ہے تمہیں کہاں سے دوں۔ مگر تیلیں
قاضی کے پیادے اور کچہری کے بھوت رحم کرتے تھے
ایک نے داڑھی پکڑی دوسرے نے کچہری آ لی
سر بازار ایک نیا تماشا درپیش ہوا۔ آخر معروف نے دو
دینار دو اشرفیوں پر بیچ کے پیادوں کا جھگڑا چکایا!
سچ کہا ہے قیامت اکیلی نہیں آتی معروف اس
فکر میں تھا کہ کسی طرح رقم ادا ہو اتنے میں دو پیادے
کے ورتے شیطان صورت پھر دکان پر آ دھمکے
اور کہنے لگے چلو بھی قاضی صاحب یاد کرتے ہیں۔
معروف نے کہا کہ ابھی تو میں قاضی کی زیارت سے
مشرف ہو کے آیا ہوں اب کیوں بلایا ہے۔ وہ بولے
کہ ہم دوسرے قاضی کی سرکار سے آئے ہیں تمہاری
شیطان سیرت جورو نے تم پر دعوے کیا ہے۔ ناچار
میاں معروف قاضی کے سامنے حاضر ہوئے۔ اور
عرض کی کہ حضور ابھی فلاں قاضی صاحب نے
ہم دونوں میں صلح کرا دی یہ عورت بڑی لڑاکا ہے
خدا اس کی خیر سے بچائے اور خود کسی کو بھیج کے
پوچھوا لیجیے۔ قاضی صاحب نے پوچھوایا تو معلوم ہوا
کہ معروف سچ کہتا ہے اب تو قاضی صاحب نے
عزہ پر آنکھیں نکالیں کیوں چڑیل مکاریہ
کیا ڈھکوسلے ہیں قاضیوں کی جناب میں مسخر
کرتی ہے۔ خبردار کہ ابھی جو یہ سیاست ہشاوہ
کر کے کوڑوں سے خبر لوں۔ دیکھو میاں معروف۔
معروف کے معنی نیکی کے ہیں تمہیں نیکی کرنی
چاہیے۔ معروف کی ضد "حرمت" کہلاتی ہے اپنی عزت

اپنے ہی ہاتھوں ضائع نہ کرو۔ جاؤ خبردار میں دوبارہ
شکایت نہ سنوں۔ بی عزہ نے دوہائی دی کہ حضور
ابھی ابھی اس نے قاضی صاحب کی کچہری سے
نکل کے مجھے دوبارہ مارا ہے خدا کے لیے انصاف
کیجیے مگر بی عزہ کی زبان قاضی کے سامنے بھی
گالیوں کی بوچھار سے باز نہ رہی اس وجہ سے قاضی
بدگمان ہو گیا اور شنوائی نہ کی۔ البتہ کچہری کے
پیادوں کا حق خدمت قاضی کے حکم سے میاں
معروف کو یہاں بھی ادا کرنا پڑا۔ اب دکان میں
خاک اڑنے لگی۔ جیتے تو مگر جان جسم میں نہ تھی کہ
قوت و بیوت کیونکر دستیاب ہوگا۔ یہ قوت اور
قوت کی فکر میں تھے اور مقدر اپنی فکر میں جس جگہ
بیٹھے تھے ابھی وہ گرم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ
"باب عالی" (ہائیکورٹ) کا پیادہ حیرہ کرتا نازل
ہوا اور حکم دیا کہ چلو میاں معروف تمہاری بدبختی
(جورو) اب عدالت عالیہ تک پہونچ گئی۔ قرآن کیا
... حکم مل چکا ہے کہ تمہاری دکان قرق کرے۔ شام
ہو گئی تھی میاں معروف نے پیادے سے کہا کل تو
جیل میں آتا ہوں ورنہ کمر میں کپڑا لپیٹ کے
اٹھے دکان میں قفل لگایا اور سیدھے باب النصر
(مصر کی شہر پناہ کا ایک دروازہ) کی جانب چل کھڑے
ہوئے۔ کمر میں صرف پانچ درہم جو لوگوں نے قاضی
بیچنے اور پیادوں کا حق خدمت ادا کرنے کے بعد
بچے تھے اسکی مٹھیاں سوال کریں۔ دل میں طے
کر لیا کہ اب اس چڑیل کا منہ نہ دیکھوں گا۔
میاں معروف منہ اٹھائے بلا ارادہ چلے جاتے
جاتے تھے کہ کیان کے قریب بارش کے آثار نمودار

ہوئے عادلیہ تک پہونچتے پہونچتے علامات بارش
موسلا دھار مینہ برسنے لگا۔ کپڑے بھیگ گئے۔ جائے پناہ
کی تلاش ہوئی ایک دمنہ دار چھوٹی عمارت معلوم
نہیں کب سے خراب خستہ حالت میں پڑی ہوئی
تھی اس کے ایک گوشے میں تا بانی سے محفوظ جگہ
کی قطع سے کھڑے ہو گئے اور اپنے حال زار پر
آنسو بہانے لگے ؎

چشم تر یوں اشک برساتی رہے
آبرو برسات کی جاتی رہے

کوئی سننے والا نہ تھا پھر بھی آواز سے یوں بین
کرنے لگے ہائے خدا کی مار اس چڑیل بیوا
عزہ پر جس نے مجھے یوں در در کر دیا۔
کہاں جاؤں کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا خدایا
کوئی تو ایسی صورت نکال دے کہ میں کسی دور دراز
مقام تک پہونچ جاؤں اور اس بیوا کے ظلم کا
ہاتھ میرے دامن سے علیحدہ رہے۔
دفعتہً دیوار شق ہوئی اور ایک طویل بالا شخص سے
آن کھڑا ہوا جس کے دیکھنے سے بدن کے رونگٹے
کھڑے ہو گئے۔ آنے والے نے عجیب آواز سے
کہا اے مردکے تو عورتوں کی طرح روتا اور بین کرتا
ہے۔ میں دو ہزار سال سے اس مکان میں رہتا ہوں
آج تک کوئی انسان یہاں نہیں آیا۔ تیرے بلکنے
تڑپنے پر دل پسیج گیا۔ اپنی حاجت بیان کر میں



سرگوشی

حاجی کا کاگو ٹے ٹے ٹے - ہاں شور پشور - ۲ - ۱ - ۲ - ۳ - ۱ - الگ - الگ - الگ

حکومت = تمہیں یہ کیا کہتا ہے؟

سوراج = پھر بھی میں گول کانفرنس میں شریک ہوں گا؟

پیشی سوم [illegible] کے لیے

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ ۳۲

بعدالت جناب حاکم [illegible] تحصیلدار [illegible] ضلع سلطانپور

[illegible] سلطانپور .... مدعی

اندرپال سنگھ وغیرہ

بنام

[illegible]

[illegible]

تمر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

پیشی [illegible] کے لیے

سمن واسطے انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۵

بعدالت جناب حاکم تحصیل [illegible]

[illegible] سلطانپور .... مدعی

بنام

اندرپال سنگھ وغیرہ

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی



آئے پہلو کر وہاں کا دو معروف نے اپنی بی بی کی کہانی دہرائی جن جو کہ ابھی میں مجھے ساقی [illegible] مقام پر پہنچا دوں کہ غزوہ کی رسائی وہاں تک نہ ہو سکے گی میرے کندھوں پر بیٹھ جاؤ آنکھیں بند کر لو۔" معروف نے حکم کی تعمیل کی۔ جن اڑا اور شب بھر اڑتا رہا۔ صبح کو ایک پہاڑ کی چوٹی پر اترا اور انہیں ہدایت کی کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک عظیم الشان شہر آباد ہے۔ تم جاؤ اور اسی میں بود و باش اختیار کرو۔ غزوہ کی مجال نہیں جو یہاں تک آ سکے۔ تمہیں خدا کو سونپا۔ جن آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور معروف نے شہر کی راہ لی۔ شہر واقعی نہایت آباد دکھائی دیتا تھا۔ طبیعت خوش ہوئی مگر ان کے مصری لباس کو...... وہاں کے رہنے والے عجیب نگاہ سے ...... دیکھتے تھے۔ چلتے چلتے بازار ملا۔ بازار والوں نے جو ایک عجیب غریب صورت آتی دیکھی تو سب نے گھیر لیا اور ہر ایک نے پوچھا [illegible] باندھ دیا۔ کون ہو کہاں سے آئے ہو۔ کب آئے۔ کیوں آئے۔ کب چلے تھے۔ معروف نے کہا میں آج ہی وارد ہوا ہوں۔ مرد غریب ہوں۔ مصر وطن ہے۔ شب کو روانہ ہوا۔ صبح کو یہاں پہنچا۔ اے دیکھو مصر کی پکی ہوئی تازی تازی روٹیاں میرے پاس ہیں جو اب تک ٹھنڈی نہیں۔ سننے والوں نے قہقہہ لگایا اور کہا صاحب آپ تو عجیب شخص ہیں کہاں مصر کہاں یہ شہر ایک برس کی راہ آپ نے ایک شب میں طے کی۔ ابھی دنیا میں [illegible] کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ تصدیق کھلوائیے۔ ہیں تو آپ مصری سودائی معلوم ہوتے ہیں۔ معروف کو غصہ آ گیا دو دو زبان اڑانے لگا کر طبری ہو گئے آپ اطفال کی [illegible] زبان سنبھال کے بات کیجیے۔ شاید انسانیت آپ کے شہر میں [illegible] جو غریب کو بناتے ہیں۔ [illegible] آنکھ کی شہرت ہوئی اور خلقت ہر طرح چلی کوئی ڈنگی باتوں پر ہنستا کوئی انگلیاں [illegible]

ڈھیلے بازی کی مشق کرتے۔ جوان عورتیں [illegible] مسکراتیں۔ جہاں بڑا ازدحام جیسی ہوئی تھی کہ ایک سوداگر گھوڑے پر سوار نمودار ہوا۔ بھیڑ کو ہٹا کے ان کے پاس آیا مجمع کو ڈانٹا کہ مسافر سے اس قسم کا برتاؤ مناسب نہیں۔ خدا سے ڈرو۔"

سوداگر کے ڈانٹنے دھمکانے غیرت دلانے سے لوگ کنارے ہو گئے۔ میاں معروف کی جان میں جان آئی در اصل غزوہ کی قربت یہاں کے وارد سے زیادہ جلی معلوم ہونے لگی تھی اور پچھتاتے تھے کہ کیوں گھر چھوڑ کر پردیس میں آئے۔ بلا سے غزوہ کو بے کاری کرنی تھی یہاں تو سیکڑوں شہزادے اسکی نیابت کا حق ادا کرنے پر مستعد ہیں۔ سوداگر نے حال پوچھ کر مصافحہ کیا بعد ازاں معذرت کی کہ یہ لوگ بڑے بے شرم بے حیا غیر مہذب ہیں انکے برتاؤ سے آزردہ نہ ہو۔ میرے ساتھ آؤ تم میرے مہمان ہو۔ اتنا کہکے انہیں ہمراہ لیا۔ گھر پہنچا کر خاطر تواضع سے بٹھایا۔ حمام کروایا۔ کپڑے بدلوائے کھانا کھلایا۔ اب جو میاں معروف نکھرے تو شہزادے معلوم ہونے لگے آدمی تھے صورت دار۔ غزوہ چڑیل ناقدری تھی جس نے ایسی صورت کی پرواہ بھی نہ کی۔ جب اطمینان سے بیٹھے تو سوداگر نے نام پوچھا۔ کہا معروف اس حقیر کا نام ہے۔ مصر مسکن۔ پیشہ موچی پھٹی پرانی جوتیاں بھی ٹانکتا ہوں۔

سوداگر: "مصر کے کس محلے میں رہتے ہو؟"

معروف: "درب احمر میں۔"

سوداگر: "شیخ احمد عطار سے واقف ہو؟"

معروف: "اچھی طرح۔ وہ تو میرے پڑوسی ہیں دیوار درمیان ہے۔"

سوداگر: "وہ بخیریت ہیں؟"

معروف: "الحمد للہ"

سوداگر: "اور ان کے بال بچے؟"

معروف: "ان کے تین صاحبزادے ہیں مصطفےٰ محمد۔ علی۔ ان کا نام ہے۔ مصطفےٰ ایک عالم ہیں شاگردوں کو درس دیتے ہیں۔ محمد نے عطاری کا پیشہ اختیار کیا ہے اور اپنے باپ کی دکان کے پاس ہی دکان کھولی ہے۔ ان کی شادی بھی ہو گئی ان کے بچے کا نام حسن ہے۔ رہ گئے چھوٹے صاحبزادے میاں علی تو وہ میرے ہم سن تھے اور ہم دونوں بچپن میں ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے آپ جانتے طفلی کا عالم تھا۔ اچھے برے کی تمیز نہ تھی ہم لوگ...... کھیلتے کھیلتے عیسائیوں کے گرجے میں جا کے...... وہاں سے کتابیں چرا لاتے اور انہیں بیچ کر صرف کرتے۔ ایک مرتبہ گرجے کے محافظوں نے دیکھ لیا۔ ...... مال مسروق سمیت پکڑے گئے۔ ایک عیسائی علی کو شیخ احمد عطار کے پاس پکڑ لے گیا اور شکایت کی کہ دیکھیے اپنے صاحبزادے کی حرکتیں یہ چوری کرتے ہیں آج تو ہم آپ کے پاس پکڑ لائے مگر اب جو انہوں نے ایسی حرکت کی تو ہم بادشاہ تک فریاد لے کے جائیں گے۔ شیخ احمد آدمی منصف مزاج ہیں انہوں نے عیسائی سے معذرت کی اور علی کو لٹکا کے خوب مارا۔

علی کسی دن سے غائب ہو گیا آج تک مفقود الخبر ہے۔
خدا جانے زندہ ہے یا مر گیا۔ بیسیوں برس گزر گئے۔ آنکھیں
... ماں باپ نے بہت کوشش کی
جب کہیں پتا نہ لگا تو مایوس ہو کے بیٹھ رہے۔
سوداگر: بھلا اس کو دیکھو تو پہچان لو گے؟
معروف: زمانہ بہت گزر گیا مگر اب بھی اس کی صورت میری آنکھوں میں ہے۔
سوداگر: وہ تمہارا دوست تمہارے سامنے ہے۔
دونوں گلے ملے معروف نے اپنا حال بیان کیا سوداگر نے
بیان کیا کہ جب میری عمر سات برس کی تھی جب ...
... ہوا ... اور ...
... اس سرزمین پہلے آئی جس کا نام اصفہان ہے۔
یہاں آ کے میں نے اپنے کو تاجر مشہور کیا اور کہا
مال تجارت عنقریب آ جائے گا۔ ہے کوئی جو میرے
اعتبار پر ہزار اشرفیاں مجھے دے۔ ایک بے وقوف
راضی ہو گیا اور میں نے تجارت شروع کی خدا کی عنایت
سے تھوڑے ہی دنوں میں مالدار ہو گیا۔ بھائی
تم اب یہ نہ ظاہر کرنا کہ تم مفلس ہو۔ فقیر ہو بیچارے
مزدور ہو جس نے تم کو اٹھا لایا۔ فقیر مفلس کی قدر کہیں
نہیں۔ اور اگر تم نے ساتھ تمہاری ... ظاہر ہوئی
تو یہاں کے ڈرپوک آدمی تمہاری صورت سے بیزار
ہو جائیں گے۔ کل میں تمہیں ایک ہزار اشرفی دوں گا۔ تم
گھوڑے پر سوار ہو کے چوک میں جانا اور میری دکان
فلاں مقام پر ہے میرا غلام تمہیں میرے پاس لائے گا
میں تمہیں دیکھتے ہی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑا ہوں گا اور تم
سے پوچھوں گا کہ جناب سوداگر صاحب آپ کے کمخواب کے
تھان ہیں۔ تم کہنا بہت۔ میں کہوں گا زربفت۔ تم
کہنا بہت۔ غرض میں ایک ایک جنس کا نام لوں گا
تم اسی طرح جواب دینا۔ میں لوگوں کی نگاہ میں تمہاری
وقعت بڑھاؤں گا تم کہنا کہ میرا مال تجارت پیچھے رہ گیا ہے
عنقریب انشاء اللہ داخل شہر ہو گا۔ بعد اس کے
تمام سوداگروں کو تم سے ملاؤں گا۔ تم بھی میری طرح دکان
کھول کے تجارت شروع کر دینا آئندہ خدا کارساز ہے
بات بن جائے گی۔ تم سے کچھ پردہ نہیں بھائی جیسا کہ میں
نے کیا تھا۔ میاں معروف نے اپنے پرانے دوست کا
مشورہ قبول کر لیا۔ دوسرے دن گھوڑے پر سوار غلام
زریں کمر ہمراہ رکاب۔ ہمیانی میں اشرفیوں کا توڑا ...
... اس شان سے علی کی دکان پر
وارد ہوئے۔

علی: آہا جناب نعمت مآب گردوں قباب عالیجاہ
تاجر محتشم ... مولانا معروف صاحب ... اللہ
بالخیر ...
یہ کہہ کے دست بوسی کی اور پلکوں سے جاروب کشی
کرتا ہوا مقام صدر پر لا بٹھایا۔ جو لوگ وہاں حاضر تھے سب
مستفسر حال ہوئے۔ علی نے کہا بھائیو یہ بہت بڑا تاجر
ہے اس کے مال و دولت کی انتہا نہیں۔ تمام خاندان کئی
پشت سے تمول میں شہرت رکھتا ہے۔ ہند سندھ چین
لندن کون سا مقام ہے جہاں اس کی تجارت کی شاخ نہیں
ایسی دولت ہے کہ شمار سے عاری ہو نہ کاٹے کٹتی ہے
اور میں تو بھی اس کا نمک خوار ہوں۔
علی تاجر تھا۔ اس کی ساکھ بندھی ہوئی تھی ...
جو باتوں کی تصدیق کی تو تمام اہل صحبت ملک التجار
سمیت تعظیم کے ساتھ ملے۔

علی: کہیے حضور آپ کا مال تجارت کہاں ہے؟
معروف: پیچھے رہ گیا ہے چند روز میں آ جائے گا۔
علی: اس مال میں زربفت بھی ہوگا؟
معروف: بہت۔
علی: کمخواب؟
معروف: ہزاروں تھان۔
علی: اطلس؟
معروف: بے گنتی بے شمار۔
علی: ...؟
معروف: سینکڑوں گٹھڑ۔
علی: ... شال؟
معروف: بہت بہت۔ بہت بہت ... گٹھڑوں ...
ایک ... صحبت ... بھائی علی۔ تمام ...
سوداگر ہزار بوجھ ... ایک قسم کا کپڑا فراہم
کر سکتا ہے؟
علی: ہزار بوجھ کیا مال ہیں۔ ابھی ہزار بوجھ تو ایسے
گودام سے روز دوسرے شہروں کو روانہ ہوتے ہیں
اور گودام کا کونا بھی خالی نہیں ہوتا۔
یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک سائل کوڑی کوڑی کو
مانگتا ... معروف کے پاس آیا اور ہاتھ پھیلایا۔
میاں معروف نے مٹھی بھر اشرفیاں سائل کو دے دیں
اہل صحبت سخاوت دیکھ کے متحیر ہوئے اور ایک منگتے
نے جو چاندی سونے کی بوچھار دیکھی تو دوڑے۔ معروف صاحب
نے اشرفیاں لٹانی شروع کر دیں۔ ...
... فقیر فقیرنیاں ...
دکان کے گرد جمع ہو گئے جب تھیلی میں خاک اڑنے لگی
تو معروف صاحب ... اور کف افسوس مل کے
ہاتھوں کی لکیریں مٹانے لگے۔
ملک التجار: کہیں جناب معروف خیر تو ہے؟
معروف: میں کیا کہوں۔ اگر میں جانتا کہ شہر
مفلسوں سے آباد ہے تو اپنے ہمراہ زیادہ دولت لاتا
افسوس اس بات کا ہے کہ اب جو کوئی فقیر آئے گا
تو کیا جواب دوں گا۔
ملک التجار: کہہ دیجیے۔ برکت ہے۔ بابا آگے
آگے بڑھو۔ خدا رزاق ہے۔ خدا ہی معاف کیجیے۔
یہی الفاظ ہیں۔

(باقی آئندہ)

مترجم ...

مسلسل گزشتہ ۴۰ سال کا آزمودہ گورنمنٹ ہند و جرمنی سے رجسٹری شدہ

سدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی تیر بہدف دوا ہے جو گھر میں جس وقت پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً ہیضہ۔ کف۔ کھانسی۔ دمہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ نیند نہ آنا۔ پیٹ درد۔ قے۔ دست۔ جی متلانا وغیرہ ایسی امراض کی بغیر کسی اندیشہ کے دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصول ایک سے دو تک ۶ آنہ (۶/۸)
بچوں کا تندرست و خوش و خرم رہنا والدین کے فرحت کا باعث ہے اسلئے آپ اپنے بچوں کو

بال سدھا

پلائیے۔ ایسی میٹھی و خوش ذائقہ دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں چہرہ پر سرخی اور رونق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول ۴

دو رنگ کیسری
یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ۸ محصول ایک سے دو تک ۴ ایک درجن خریدنے پر دو روپیہ چار آنہ (۲/۴) محصول معاف۔

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں
منگوانے کا پتہ: سدھا سندھو کمپنی متھرا

برانچ کلکتہ — برانچ امین آباد

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۱۹۳۱ء معہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے

المشتہر: معتمد خان افتخار الدین تاجر تمباکو لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات یا جاہل خود رو طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کامیابی حاصل کرانا سچا و مخلصانہ مشورہ کے متلاشی ہیں اگر آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور مشاق اطبا کے مشوروں سے بلا ادائے فیس فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ معدن الادویہ کی جدید فہرست طلب فرما کر فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت بصیغہ راز رہتی ہے۔
المشتہر: منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج بالمقابل ... لکھنؤ

طلسمی پریس

یہ پریس کسی خصوصیت کا پابند نہیں ہے ... اس سے ہر شخص جس زبان میں چاہے معمولی کاغذ پر ... فوراً ... چھاپ سکتا ہے ... دکانات ... امتحان کے پرچے۔ نوٹس۔ خطوط۔ بل وغیرہ چھاپنے کو نہایت مفید ہے۔ ہر جگہ کے تمام اعلیٰ کے سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ ... ہر طرح ... خالص ... بھی پسند کر کے لیا گیا ہے۔
نوٹ:۔ اگر ... نمونہ ... آپ کی ... ثابت ... تو ... واپس کر لیا جائے گا۔
سپر سائز۔ نوٹ پیپر۔ فلسکیپ سائز۔ ڈبل فلسکیپ سائز وغیرہ وغیرہ

... انچ	... انچ	... انچ	... انچ
... روپیہ	... روپیہ	۱۰ روپیہ	۲۲ روپیہ

بذریعہ مفصل اشتہار ... طلسمی پریس ... طلب فرمائیے

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرانا ہوگا۔
(۲) ... جو ... کی ذمہ داری ... ہوگی۔
(۳) ... سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
(۴) بحساب ... فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
(۵) ... پرچے ... نہ لئے جائیں گے
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاہی سرمہ

(ایجاد کردہ ... ڈاکٹر ... صاحب)
یہ سرمہ کل ... آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے ... خارش ... نزلہ ... وغیرہ کے لئے ... قیمت فی شیشی ... محصول ڈاک معاف۔ ... ملنے کا پتہ
کیلاش بہاری ... دیال باغ آگرہ

فرشتہ بہشت کا پیغام

بیماری اور کمزوری کی زندگی بھی دوزخ کی سی تکلیف رساں ہے اگر آپ بیمار اور کمزور ہیں تو ... استعمال ... کریں ... اپنی حالت ... کر دیں گی۔
قیمت فی ... محصول ڈاک
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ: ... لکھنؤ